

6228 - ک#1740؛ ا وہ اپن#1740؛ ع#1740؛ سائی ب#1740؛ و#1740؛ سے اولاد

پ#1740؛ دا نہ ہونے دے

سوال

میں نے ہندو مذہب چھوڑ کر اسلام اختیار کیا ہے اور ایک عیسائی عورت سے شادی شدہ ہوں میرا سوال یہ ہے کہ :  
کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس عیسائی عورت سے بچے پیدا نہ ہونے دوں ، اور خاص کر جبکہ ہمارے درمیان یہ  
معاہدہ بھی طے نہیں پایا کہ ہم اولاد کو اسلامی طور طریقے پر پرورش کریں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اول :

سب سے پہلے تو ہم سائل کو اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے آپ کو دین اسلام میں داخل  
ہونے کی توفیق عطا فرمائی ، اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کو موت بھی دین اسلام پر ہی آئے -

دوم :

ہم سائل کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ وہ اپنی عیسائی بیوی سے بچے پیدا نہ ہونے دے ، اس کے دو سبب ہیں :

1 - پہلا سبب یہ ہے کہ :

شرعی طور پر کثرت نسل مطلوب ہے ، اس کے بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

( شادی ایسی عورت سے کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو ، اس لیے کہ میں قیامت کے  
دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں کے سامنے فخر کرونگا ) سنن ابوداؤد حدیث نمبر ( 1754 ) سنن نسائی  
حدیث نمبر ( 3175 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آداب الزفاف میں اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھیں آداب الزفاف

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

ص ( 132 ) -

2 - بیوی کا کفر پر ہی باقی رہنا ایک ظنی معاملہ ہے قطعی نہیں ، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر بھی انعام کرتا ہوا اسے بھی اسلام داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح کہ اس کے خاوند پر دخول اسلام کا انعام کیا ہے ، اور پھر بیوی کے مسلمان ہونے کے بعد انہیں ندامت کا سامنا کرے کہ ہم نے اولاد کے بغیر ہی زندگی بسر کردی جس کی تربیت ہم دین اسلام اور اخلاق پر کرتے -

تو اس بنا پر ہم سائل کو یہی نصیحت کریں گے کہ وہ بچے پیدا کرنے سے نہ رکے ، بلکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ بھی یہ کوشش جاری رکھے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے -

= اور اگر اللہ تعالیٰ آپ پر اولاد کا انعام کرے تو آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ اس کی تربیت دین اسلام پر کریں اور شروع سے ہی انہیں اسلامی اخلاقیات کی تربیت دیں ، اللہ تعالیٰ نے آپ پر واجب کیا ہے ، اور اس معاملہ میں آپ کی کافرہ بیوی کا کوئی دخل نہیں -

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں التحريم ( 6 ) -

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

( تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا --- اور آدمی اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 844 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 3408 ) -

واللہ اعلم .